اسلام میں خواتین کے حقوق

مسرت پروین
ریسرچ اسکالر، شعبہ عمرانیات

ABSTRACT

Whether it is an old society or newly developed society when there is always a big deal of unjusticity. Before 1400 years the daughters were burried alive. Our Holy Prophet (P.B.I.H) said that "Jannat is beneath the feet of mother". Mother had given honor due to many reasons. Today inspite of being so advanced the women are not getting their rights. Although not getting those rights which had been provided or decleared by our religion Islam and the government of pakistan. From acquiring knowledge till are the aspects of life.

اسلام دین فطرت امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ اسلام نے خواتین کو بہت سے حقوق سے نوازا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی معاشرے میں عزت ووقار میں اضافہ ہوا یہاں ماضی میں دور جاہلیت کا مشاہدہ کرنا ضروری ہے۔ قبل از اسلام یونان ہو یا روم ہو ہندوستان ہو یا یورپ ایشیاء عورت ہر جگہ مظلوم رہی ہے۔ اس زمانے میں عورت کی کوئی عزت تھی نہ سماجی حق حاصل تھا۔ اسے کسی قسم کے معاشی، معاشرتی اور قانونی حقوق حاصل نہیں تھے۔ (۱)

مرد جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ اسلام میں دختر کشی کی ممانعت کی گئی ہے ڈاکٹر حافظ محمد ثانی" لکھتے ہیں کہ" زمانہ جاہلیت میں دختر کشی کی رسم عام تھی۔ اس کی ابتدا قبیلہ بنواسد کے امراء سے شروع ہوئی تھی اور اس کی نقل بنو ربیعہ بنو کفیلہ اور بنو تمیم نے کی سب سے پہلے شخص جس نے اپنی بیٹی کو

زندہ درگور کیا تھا وہ قیس بن عاصم تھا"۔(۲)

اللہ تعالی نے اولاد کشی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

"اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی روزی دیں گے۔ اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔(۳)

"منین بن عاصم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جاہلیت میں اپنی آٹھ یا دس بیٹیاں دفن کی تھیں۔(۴)

عورت سے نفرت و بیزاری کا یہ عالم تھا کہ ایک شخص کے گھر لڑکی پیدا ہوئی تو اس نے گھر ہی کو منحوس سمجھ کر چھوڑ دیا۔(۵)

"اور جب انہیں بیٹی کی پیدائش کی خوشخبری دی جاتی ہے تو ان کی چہرے بجھ جاتے ہیں اور وہ غمزدہ ہو جاتے ہیں دوسرے لوگوں سے چھپتے پھرتے ہیں کیا وہ بچی کو زندہ رکھ کر تکلیفیں پہنچائے گا یا اسے مٹی میں زندہ گاڑ دے گا؟ آہ! کیا بُرا کام وہ کرتے ہیں۔(۶)

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ: "جس کی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہیں کرتا۔ اس کی بے عزتی نہیں کرتا اور بیٹے کو اس پر فوقیت نہیں دیتا تو خدا اسے جنت میں داخل کرے گا"۔(۷)

مندرجہ بالا آیت و واقعات اس بات کے عکاس ہیں کہ عرب معاشرے میں عارت کو کوئی عزت و مقام اور حق حاصل نہ تھا۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ بھائی بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔

ہزاروں برس تک یہ ظلم و ستم کی ماری دکھیاری عورتیں اپنی بے کسی اور لاچاری پر روتی بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں۔ مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مرہم رکھنے والا اور ان کی مظلومیت کے آنسو پوچھنے والا دُور دُور تک نظر نہیں آتا تھا عورتوں کے اس حال راز پر انسانیت رنج و غم سے بے چین اور بے قرار تھی۔(۸)

ازل سے صدیوں تک ظلم کے گھور اندھیروں میں سفر کرتے اس دُکھیاری عورت پر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ چھٹی صدی عیسوی میں حضرت محمد ﷺ کے اعلان رسالت کے تاریخ کے سب بڑے واقع کے ساتھ جب صبح اسلام نمودار ہوئی تو بنت حوا بھی اسلام کے نور میں منور ہوئی اور ایمان و خیر کے ذریعہ اپنے نفس کو سیرابی اور ضیائی عطا کی اسلام نے کمال انسان کی انتہاء اور زندگی کی بلندیوں اور قدر و منزلت کی عظمت تک اسے پہنچا دیا اور بلند کیا۔ اس لئے کے کوئی مشکل اس کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے راستے کھولے۔ اسکی فکر و نظر کی دنیا بدل گئی اس نے نئے ڈھنگ سے سوچنا شروع کیا۔

امام بخاری نے صحیح میں حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا ہے کہ:

مکے میں ہم لوگ عورتوں کو بلکل ہیچ سمجھتے تھے۔ مدینہ میں نسبتاً ان کی قدر تھی لیکن جب اسلام آیا اور خدا نے ان کے متعلق آیات نازل فرمائیں تو ہمیں ان کی قدر معلوم ہوئی۔(۹)

اسلام کے مطابق ایک مسلمان عورت کا معاشرہ اور اسلام میں قوی حصّہ ہے۔ اسلام نے عورت کو بچپن میں شفقت جوانی میں محبت بڑھاپے میں عظمت اور مرنے کے بعد دعائے مغفرت کا حق دیا ہے۔(۱۰)

مذہب اسلام کے مطابق عورتوں کے حقوق بحوالہ تعلیم پروش کفالت، نان ونفقہ، عبادت کا حق، مساوات کا حق، زیب و زینت کا حق، حسن سلوک، عقد ثانی نکاح، مہر کی ادائیگی، حقوق زوجیت قائم کرنے کا حق، میراث کا حق، عدت، ظہار، لعان کے حقوق حاصل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ علم حاصل کرنے کا حق

انسان کی ترقی علم سے وابستہ ہے۔ جو فرد یا گروہ علم سے بے بہرہ ہوں وہ زندگی کی تگ دو میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ نہ تو اسکی فکر کی پرواز بلند ہوسکتی ہے اور نہ ہی مادی ترقی کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اس کے باوجود تاریخ کا طویل دور ایسا گذرا ہے جس میں عورت کے لئے علم کی اہمیت محسوس نہیں کی گئی علم کا میدان صرف مرد کا سمجھا جاتا ہے۔ عورت علم کی بارگاہ سے بہت دور جہالت کی زندگی بسر کرتی تھی۔ اسلام نے عورت اور مرد دونوں کے لئے برابر علم کے دروازے کھلے رکھے اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دلائی اس کی ترغیب دی اور اس کو کارِ ثواب بنایا۔

حضرت ابوسعید فدریؓ سے مروی ہے کہ "حضرت ﷺ نے فرمایا جس نے لڑکیوں کی پرورش کی ان کو تعلیم و تربیت دی ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ (بعد میں بھی) حسن سلوک کیا تو اس کے لئے جنت ہے"(۱۱)

عورت کے لئے کم از کم دین کی باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے عورت اگر ان باتوں سے ناواقف ہے۔ تو اس کے والدین اور شوہر اسے خود بتائیں یا پھر ایسا انتظام کریں کہ وہ دین کا علم حاصل کر سکے اگر شوہر اس کا انتظام نہ کرے تو عورت انہیں سیکھنے کی کوشش کر سکتی ہے۔ یہ اسکا ایک قانونی حق ہے وہ اس کے لئے گھر سے باہر بھی جاسکتی ہے۔ اور کوئی اس پر پابندی نہیں لگا سکتا۔(۱۲)

"زینب جو حضرت سلمہؓ کی بیٹی تھیں ابن عبد البر نے لکھا ہے وہ اپنے زمانہ کی فقیہ تھیں۔ عیسیٰ ابن مسکین کے بارے میں لکھا ہے وہ صبح خود لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ شام کو ان کی بیٹیاں اور بھائی کی بیٹیاں لوگوں کو تعلیم دیتی تھیں۔

ارشاد نبویؐ ہے کہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے"۔

جو نبی کریمؐ نے اپنی بیٹیوں کی اعلیٰ تربیت فرمائی قرآن کریم میں تمام مسلمانوں کو حکم ہے کہ: "خود بھی نیک کام کر کے جہنم سے بچوں اور اولادوں کو بھی بچاؤ، اور یہ صرف اچھی تعلیم کے ساتھ تربیت سے ہی ممکن ہے" امام ابن جوزیؒ نے

ایک حدیث کی نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''جسکی تین بچیاں ہوں اور وہ انہیں (اعلیٰ تربیت کی ذریعے مئودب ومہذب بنائے ان کے ساتھ رحم دلی کا معاملہ کرے ان کی کفالت کرے تو اللہ نے اس کے لئے ہر حال میں جنت واجب کر دی ہے۔

نبی کریمؐ سے سوال کیا گیا اگر اسکی دو بچیاں ہوں آپؐ نے فرمایا دو ہوں پھر بھی یہی حکم ہے۔بعض افراد نے کہا اگر صرف ایک بچی ہو تو آپؐ نے فرمایا پھر بھی یہی حکم ہے''۔(۱۰)

2۔ پرورش کا حق

مذہب اسلام کی رو سے بیٹی کو باعث خیر و برکت اور موجب رحمت بنایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو وہ شخص اور میں قیامت کے دن ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) آئیں گے (یہ فرما کر) آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملایا''۔(۱۳)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک محتاج غریب عورت دو بچیوں کو اُٹھائے ہوئے آئی میں نے انہیں تین کھجوریں دیں اس نے دونوں کو ایک ایک کھجور دے کر تیسری کھجور کھانے کے لئے منہ کی طرف اُٹھائی۔لیکن ان بچیوں نے یہ کھجور بھی مانگ لی۔چنانچہ اس عورت نے اسے توڑ کر ان دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا''۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> ''جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں پھر جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا وہ اسکے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو دونوں بیٹیاں اسے جنت میں ضرور داخل کرا دیں گی''۔(۱۴)
>
> ''اللہ تعالی نے اس کے بدلے اس عورت کے لئے جنت واجب کر دی یا اسے جہنم سے آزاد کر دیا''۔(۱۳)

ہمارے معاشرے میں بلکہ پوری دنیا بھر میں بچیوں کو اسقاط حمل کے ذریعے قتل کیا جارہا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے

> ''اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی بے شک انکا قتل بڑی خطا ہے''۔(۱۵)

اسلام نے ماں کو بچیوں کی پرورش کا حق دیا۔اس لئے بلوعت تک ماں کے پاس رہنے کا حق ہے جیسا کہ آپؐ نے ایک عدالتی فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا تھا جامع ترمذی کی روایت ہے۔

> ''جس نے ماں کو اس کے بچے یا بچی سے جدا کیا اللہ تعالی قیامت کے دن اس شخص کو اس کے

پسندیدہ لوگوں سے جدا کرے گا۔(۱۰)

3۔ نان ونفقہ کا حق

عائلی قوانین کے مطابق شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق بیوی کے لئے اچھی سے اچھی رہائش کھانے پینے اور ضروریات زندگی کا بندوبست کرے۔

ارشادِ نبویﷺ ہے کہ

''اور سنو تمہارے ذمہ ان عورتوں کا حق یہ ہے کہ تم ان کے لئے اچھا لباس اور اچھا کھانا مہیا کرو''۔(۱۳)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:''مرد محافظ اور کفیل ہیں عورتوں کے کیونکہ اللہ نے ایک کو دوسرے سے طاقتور بنایا ہے اور کیونکہ وہ اپنے مال سے ان کی کفالت کرتے ہیں''۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ:''عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے''(۱۶)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:''خوشحال آدمی اپنی استطاعت کے مطابق معروف طریقے سے نفقہ دے''۔

عورت کو مختلف طریقے سے جو کچھ مال پہنچتا ہے اس میں ملکیت اور قبضہ اور تصرف کے تمام اختیارات اور حقوق اسے دیئے گئے ہیں جن میں مداخلت کرنے کا اختیار حاصل ہوسکتا ہے۔اسکے علاوہ اگر وہ کسی تجارت میں اپنا روپیہ لگا کر یا خود محنت کر کے کمائے گی تو اس کی مالک بھی مکمل طور پر وہی ہے۔ان سب اختیارات کے باوجود اس کا نفقہ ہر حال میں شوہر پر واجب ہے۔(۹)

4۔ کام کرنے کا حق

صحیح بخاری صحیح مسلم ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت کے مطابق''حضرت جابر بن عبداللہ نے اپنی خالہ کا قصہ بیان کیا ہے جس کو ان کے شوہر نے طلاق دی تھی طلاق کے بعد جب وہ عدت گزار رہی تھیں تو انہوں نے چاہا کے عدت کے دوران وہ اپنے کھجور کے باغ سے کچھ درختوں کے پھل کاٹ کر فروخت کریں لیکن ایک شخص نے انہیں مشورہ دیا کہ اس صورت میں گھر سے نکلنا صحیح نہیں ہے۔اس پر وہ حضور پاکﷺ کے پاس گئی اور پوری تفصیل بیان کی حضورﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ اپنے باغ میں جاؤ کھجور کے درخت کے پھل کاٹو اور انہیں فروخت کرو اسطرح کہ صدقہ دینے کے قابل بھی ہوسکتی ہو اور اس رقم سے کوئی کام بھی کرواسکتی ہو۔جو آخرت میں تمہارے لئے اَجر کا باعث ہو''۔

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضورﷺ کے دور میں خواتین زراعت اور تجارت دونوں کام کرتی تھیں۔

صحیح بخاری کی ایک روایت کیمطابق: ''حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی حضرت اسماءؓ جن کی شادی حضرت زبیرؓ سے ہوئی تھی اپنے کھیتوں میں جاتی تھیں اور زراعت میں اپنے خاوند کا ہاتھ بٹاتی تھیں۔ اسطرح تاریخ میں ایسی صحابیات کا ذکر آیا ہے جو شاعر جراح تھیں حضرت خدیجہؓ تجارت کرتی تھیں۔ صحابہؓ کے دور میں خواتین کو انکی اہلیت کے مطابق مناصب عطا کئے جاتے تھے مثلاً حضرت شفاء بنت عبداللہ کو حضرت عمر فاروقؓ نے بازاروں کا نگراں افسر کی ذمہ داری دی تا کہ وہ قیمتوں پر نگاہ رکھیں۔(۱۷)

5۔ عبادت کا حق

اگر عورت بالغ ہو جائے تو اس پر شرعاً عبادات کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے یہ اس کا فریضہ بھی ہے اور حق بھی لہٰذا اسے عبادت سے نہیں روکنا چاہیے۔(۱۸)

سورہ النحل الاحزاب اور النساء میں یہ حکم دیا گیا ہے۔

''جو مرد اور عورتیں مُسلم ہیں مومن ہیں مطیع فرمان ہیں راست باز ہیں۔ صابر ہیں۔ اللہ کے آگے جھکنے والے روزہ رکھنے والے ہیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔(۱۹)

6۔ حُسن سلوک کا حق

آپؐ نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے اور تم میں بہترین وہ ہیں جو عورتوں کے حق میں اچھے ہیں''۔ (۱۳)

امام ابوداؤد سے روایت ہے کہ: حضرت معاویہ بن حیدر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم کھاؤ تو اس کو بھی کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اس کو بھی پہناؤ، اور اس کے منہ پر نہ مارو اور نہ اسکو بُرا کہو اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کرو۔(۱۳)

7۔ مساوات کا حق

قرآن کریم میں مرد و عورت کے مساوی حقوق کا تذکرہ کئی مقامات پر آیا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: ''اور ان عورتوں کے حقوق مردوں پر وہی ہیں جو مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔ اور مردوں کو ان عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے''۔(۲۰)

حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگو، سنو عورتوں کیساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ تمہیں ان

کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں''۔

حضورﷺ ازواج مطہرات کے ساتھ برتاؤ میں برابری فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ ''جس کے پاس دو عورتیں (بیویاں) ہوں اور وہ ان میں انصاف نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا''۔(۱۶)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اگر عورت اپنے شوہر کے گھر (یعنی مال) سے خرچ کرے گی۔ اور اس کی نیت میں کوئی فساد نہ ہوگا۔ تو اس کو بھی ثواب ملے گا۔ خرچ کرنے کا اور اس کو بھی ثواب ملے گا کمانے کا جس کی تحویل میں ہے اور کسی کا ثواب کم نہ ہوگا۔(۲۱)

نبی کریمﷺ نے عورتوں کے بارے میں فرمایا: ''میں تمہیں نازک آبگینوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں خواتین کے بارے میں تم سے بہتر وہ ہے۔ جو ان کے ساتھ عزت و تکریم کے ساتھ رہنے والا ہو۔ اور تم میں سے بد بخت وہ ہے جو ان کے ساتھ اہانت سے پیش آتا ہے۔ اسلام میں مرد عورت برابر ہیں۔ ان میں جسم کی ساخت کے سوا کوئی فرق نہیں۔ وہ دونوں کائنات کو دوام بخشنے کے لئے ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں حقوق فرائض اور آزادی و فعل میں دونوں مساوی ہیں۔ اگر ان دونوں میں کوئی فرق ہے تو فوقیت عورت ہی کو حاصل ہے اس کے لطیف احساسات نزاکت طبع اور بھاری ذمہ داریوں کے باعث''۔(۹)

8۔ فیصلہ کرنے کا حق

اسلام نے عورت کو فیصلہ کرنے کا مکمل اختیار دیا ہے۔ جیسا کہ ''صحیح بخاری'' میں ہے ''اگر چہ والد نے بھی اپنی شیبہ (بالغ) بیٹی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کر دیا تو وہ نکاح ناجائز ہوگا''۔

> ''حضرت حنساؓ بنت قذام الانصاریہؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا (بالغہ) تھیں انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لئے رسول اکرمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپﷺ نے اس نکاح کو ناجائز (باطل) قرار دے دیا''(۲۱)

9۔ زیب و زینت ناز و نخرے کا حق

شریعت نے بیوی کو صرف شوہر کے لئے زیب و زینت کرنے کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا: ''سب عورتوں میں وہ عورت اچھی ہے کہ جب اس کا خاوند اسے دیکھے تو خوش ہو جائے۔ اور جب وہ حکم دے تو اسے بجالائے اور اپنی جان اور مال میں اس کے خلاف نہ کرے''۔(۱۶)

درج ذیل حدیث پاک میں عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کی تعلیم دی گئی ہے بلکہ ان کو تھوڑا سا ناز کا حق

شریعت نے بھی دیا ہے۔

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ: ''اے عائشہ جب تو مجھ سے رُوٹھ جاتی ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ تو آج کل مجھ سے روٹھی ہوئی ہے۔حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرے روٹھنے کا علم آپ کو کیسے ہوتا ہے تو فرمایا کہ جب تو روٹھ جاتی ہے تو کہتی ہے۔

وَرَبِ اَبْرَاهِیمَہ ابراھیم کے رب کی قسم اور جب ہوش ہوتی ہے تو کہتی ہے وَرَبِّ مُحَمَّدُ محمد کے رب کی قسم (۲۲)

10۔ عزت واحترام کا حق

قرآن پاک نے معاشرے کو عورت کے عزت واحترام کرنے کا پابند بنایا ہے۔مردوں کو محض بصر کی سخت تاکید کی گئی ہے۔عورتوں کے ساتھ بدسلوکی، بدتہذیبی اور چھیڑ چھاڑ کی قطعی گنجائش نہیں ہے۔معصوم عورتوں پر تہمت لگانے والوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید ہے۔(31) اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''جو لوگ پاک دامن سیدھی سادی شریف عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے''۔(۲۳) حضرت عائشہؓ کا کتاب وسنت فقہ واحکام شریعت میں بہت بلند مقام ہے۔جب منافقوں نے حضرت عائشہؓ کے متعلق افواہیں پھیلانا شروع کی تو اسی بات پر رسول اللہ ﷺ نے عثمان غنیؓ کی رائے معلوم کی تو اس پر انہوں نے کہا: ''عائشہ سچی اور منافق جھوٹے ہیں۔اُم ایمن کے بیٹے اسامہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: عائشہؓ اللہ کے رسول ﷺ کی بیوی ہیں ہم نے ان میں نیکی اور بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔اگر ان میں کوئی برائی ہوتی تو ان کو خدمت کا شرف کبھی نہ دیتا''۔تمام لوگوں کا بیان سننے کے بعد سرور کائنات نے مسلمانوں کو مسجد میں جمع کر کے خطبہ پڑھا اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ہے جو میری حمایت میں اس آدمی کے خلاف کھڑا ہو۔جس نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے'' میں اپنی بیوی میں نیکی اور بھلائی پاتا ہوں'' (۲۴)

حضور اکرم کی رضائی بہن شیماؓ تھیں۔کیونکہ آپ ﷺ کے بھائی بہن نہیں تھے۔آپ شیماؓ کو بہت عزت دیا کرتے تھے۔اور ان سے محبت وشفقت فرماتے تھے۔''غزوہ حنین میں جب آپ ﷺ کی بہن حضرت شیماؓ گرفتار ہو کر آپ ﷺ کے سامنے آئیں تو آپؐ نے ان کو اپنی چادر مبارک پر بٹھایا اور فرمایا کہ اگر چاہو تو عزت واحترام کے ساتھ میرے ساتھ رہو اور اگر اپنی قوم کے پاس جانا چاہو تو میں تمہیں تمہاری قوم میں بحفاظت پہنچوا دوں گا''۔

حضرت شیماؓ اس وقت اسلام لے آئیں اور ان کی خواہش پر ان کی قوم میں واپس بھجوا دیا گیا۔آپ ﷺ نے انہیں رخصت کرتے وقت ایک غلام ایک لونڈی کچھ اونٹ اور کچھ بکریاں بھی عنایت فرمادی تھی۔(۲۵) آنحضرت ﷺ اپنی رضائی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ کی تشریف آوری کے موقع پر ان کے احترام میں کھڑے ہو جاتے ان

کی عزت وعظمت کے اظہار کے لئے اپنی چادر بچھا دیتے۔ (۲۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے شوہر کا ہے، میں نے دریافت کیا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی ماں کا ہے۔ (۲۷)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ: ''ایک شخص رسالت مآب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں اس نے عرض کیا پھر کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، چوتھی بار اس نے کہا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تیرا باپ (۲۸)

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے اپنی پریشانی بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میں اپنی ماں کو کسی بھی قسم کی تکلیف نہیں دیتا پھر بھی وہ اپنی بدزبانی سے مجھے تکلیف دیتی ہے۔ اس صورت میں کیا کروں؟'' آپؐ نے فرمایا ان کا حق ادا کرتے رہو بخدا اگر تم اپنے جسم کا گوشت بھی کاٹ کر انہیں دے ڈالو، تب بھی ماں کا چوتھائی حق ادا نہیں کر سکتے کیا تم نہیں جانتے کہ ''ماں کے قدموں تلے جنت ہے'' یہ سن کر وہ شخص بولا ''بخدا میں اب کوئی گلہ نہیں کروگا پھر وہ اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس کے قدموں کو چوم کر بولا ''اے ماں اللہ کے حبیب حضرت محمد ﷺ نے مجھے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے''۔

روایت کے مطابق ایک صحابی رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا۔ ''اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے اپنی ماں کو پیٹ پر بٹھا کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ صفاومروہ کے درمیان سعی کی۔ عرفات گیا پھر اسی حالات میں مزدلفہ آیا اور منی میں کنکریاں ماریں۔ میری ماں نہایت ضعیف العمر اور بوڑھی ہیں وہ زرا بھی حرکت نہیں کرسکتیں میں نے یہ تمام کام اپنی بوڑھی ماں کو پیٹ پر اُٹھائے ہوئے انجام دیئے ہیں تو کیا میں نے اپنی ماں کا حق اد اکردیا؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں انکا حق ادا نہیں ہوا۔ انہوں نے عرض کیا'' کیوں اے اللہ کے رسول آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس لئے کہ تمہاری بوڑھی ماں نے تمہارے بچپن میں تمہارے لئے مصیبتیں جھیلیں اس خواہش اور تمنا کے ساتھ کہ تم زندہ رہو اور تم نے ان کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس حال میں کیا ہے۔ کیا تم ان کے مرنے کی تمنا رکھتے ہو۔ (۲۹)

11۔ شادی کا حق

شادی سنت نبوی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''عورت سے چار باتوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے اس کے مال کی وجہ سے اس کے حسب ونصب کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی اور دین

کی وجہ سے اس لئے تم دین دار عورت کو حاصل کرو۔ اللہ تمہیں خوش رکھے''۔ اسلامی قانون کے مطابق عورتوں کو یہ شرعی حق حاصل ہے کہ ان کی رضامندی کے بغیر کسی شخص کے ساتھ شادی کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

''ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک لڑکی آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ اسکے والد اس کی شادی زبردستی کر رہے ہیں اس کی اجازت کے بغیر آپ ﷺ نے اسے شادی کا پیغام قبول کرنے یا اسے رد کرنے کا اختیار دیا''۔(۳۰)

دوسری جگہ روایت ہے کہ لڑکی نے کہا در اصل میں نے شادی کا پیغام قبول کر لیا ہے۔ لیکن میں لڑکیوں کو بتانا چاہتی تھی کہ والدین کو ان پر شوہر مُسلط کرنے کا اختیار نہیں ہے۔(۳۱)

12۔ حقوق زوجیت قائم کرنے کا حق

اسلامی شریعت معاشرتی نظام خاندان کے تحت میاں بیوی کو حقوق زوجیت ادا کرنے کا حکم دیتی ہے زندگی کے بہت سے تشنہ پہلوؤں کی تکمیل عورت کے تعاون کے بغیر نا ممکن ہے اور عورت کی زندگی کے بہت سے تشنہ تکمیل پہلو مرد کی معاونت کے بغیر ادھورے رہ جاتے ہیں غرض یہ کہ دونوں کی زندگیاں کسی صورت میں بھی ایک دوسرے کے بغیر پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتیں۔(۱)

میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس کہہ کر قرآن پاک نے دونوں کو ایک دوسرے کیلئے ناگزیر بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب میں فرماتے ہیں: ''وہ اللہ ہے۔ جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ ان کے پاس سکون حاصل کرے''۔(۳۲)

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔(۳۳)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں عورتوں کے بارے میں میری وصیت قبول کرو وہ تمہاری زیر نگین ہیں تم نے ان کو اللہ کے عہد پر اپنی رفاقت میں لیا ہے۔ اور انکے جسموں کو اللہ ہی کے قانون کے تحت اپنے تصرف میں لیا ہے۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ گھر میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دو جسکا آنا تمہیں ناگوار ہے۔ اگر ایسا کرے تو تم ان کو ہلکی مار مار سکتے ہو۔ اور تم پر ان کا کھلانا پلانا فرض ہے۔(۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو خاوند کے سامنے سجدے کا حکم دیتا۔(۲۱)

اگر کوئی شوہر بیوی سے حقوق زوجیت ادا کرنے میں ناکام رہے تو عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت سے نکاح فسخ (ختم) کروالے۔(۱۰)

حضور اکرم ﷺ نے کہا کہ شوہر کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ایک اچھی بیوی ہونے کا حق دے آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''عورت کو بلا کسی بڑے قصور کے کبھی ہرگز نہ مارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص عورت کو اس طرح نہ مارے جسطرح اپنے غلام کو مارا کرتا ہے۔ پھر دوسرے وقت اس سے محبت بھی کرے۔(۳۴)

13۔ نکاح کا حق

عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی سے نکاح کرے اسلامی نقطہ نظر سے اسے کسی کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ مشہور مرتضٰی مظہری لکھتے ہیں۔ آپ ﷺ کے پاس جب حضرت علیؓ نے فاطمہ کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اب تک کئی افراد نے فاطمہؓ کے لئے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ میں نے ان کے لئے فاطمہؓ سے بات کی مگر فاطمہؓ نے چہرے سے ناگواری کا اظہار کیا۔ اسلئے منع کر دیا گیا۔ اب تمہاری بات کر لیتے ہیں۔ پھر فاطمہؓ کی رضامندی سے آپ نے یہ رشتہ طے فرمادیا۔ (۱۰)

نکاح کے وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ساڑھے پندرہ سال اور حضرت علیؓ کی اکیس برس تھی۔ چار سو مثقال چاندی مہر مقرر ہوا۔ اس مہر سے آپ ﷺ سیدالنساءؓ کا جہیز مہیا کیا گیا یہ روایت اسلئے ڈالی گئی کہ کوئی لڑکی کنواری نہ بیٹھی رہ جائے۔ آپؓ کا جہیز دو چادر ریمانی، دو نہالی جسمیں، لسی کی چھال، چار گدے، دو بازو بند، چاندی کے اور ایک کملی ایک تکیہ ایک پیالہ اور ایک چکی ایک مشکیرہ، پانی رکھنے کا برتن، (گھڑا) اور بعض روایتوں میں ایک پلنگ بھی آیا ہے۔(۳۵)

صحیح بخاری کی ایک حدیث یہ ہے جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ ''حضرت علیؓ نے باوجود موجودگی حضرت فاطمہؓ کے ارادہ کیا تھا کہ ابوجہل کی لڑکی سے جس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ نکاح کر لیں۔ اس لڑکی کے رشتے داروں نے حضور ﷺ سے اس امر کی اجازت طلب کی آنحضرت کو بہت غصہ آیا۔ اور آپ ﷺ نے منبر پر بیٹھ کر ایک خطبہ پڑھا۔ کہ لوگ اجازت چاہتے ہیں کہ میری بیٹی کے ہوتے علی کو اپنی بیٹی نکاح میں دیں۔ تو میں نہیں اجازت دیتا۔ نہیں اجازت دیتا۔ نہیں اجازت دیتا۔ ہاں علیؓ کو ایسا ہی کرنا منظور ہے تو میری بیٹی کو طلاق دے اور دوسری بیوی کرے۔ فاطمہ میری لخت جگر ہے جو اس سے برائی کریگا۔ وہ مجھ سے برائی کریگا۔ جو اس کو ستائیگا وہ مجھ کو ستائے گا''۔

مندرجہ بالا حدیث سے لوگوں نے سمجھا تھا کہ نکاح ثانی کے لئے اجازت از قسم بالا حاصل کرنی ضروری ہے

رسول خدا ﷺ کے انکار شدید سے ثابت ہوتا ہے کہ اجازت نہ دینا۔فریق ثانی کو اپنی خوشی پر منحصر ہے اگر حکم الٰہی بغیر رضامندی زوجہ اول نکاح ثانی کی اجازت دیتا تو جناب رسول خداﷺ کا یہ فعل معاذ اللہ خلاف حکم خداوند تعالیٰ ٹھریگا۔(۳۶)

14۔ بیوہ کو نکاح کا حق

حدیث میں ہے کہ کوئی "میرے چھوڑے ہوئے طریقے کو پھیلائے اور جاری کرے اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا اسلئے بیوہ عورتوں کے نکاح میں جو کوئی کوشش کریگا اور اسکا رواج پھیلائے گا۔اور جو بیوہ رسول اکرمﷺ کی خوشنودی کے لئے اور رواج بڑھانے کے لئے اور نکاح کرے گی وہ سو شہیدوں کا ثواب پائیگی کیا تم کو ان پر ترس نہیں آتا انکا حال دیکھ کر تمہارا دل نہیں کڑھتا کہ ان کی عمر برباد ہوتی ہے۔اور وہ مٹی میں مل جاتی ہیں"۔(۳۵)

اگر کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو اسے دوسرے نکاح کا حق حاصل ہے۔ایسے موقع پر اولا د یا رشتہ داروں کو اسے اپنی غیرت کے خلاف سمجھنا غلط ہے۔(۱۰)

15۔ مہر کا حق

بیوی کی حیثیت قبول کرتے ہی نکاح کے وقت جو مہر مقرر کیا جاتا ہے اسکو وصول کرنا بیوی کا حق ہوتا ہے کیونکہ مہر حقوق زوجیت کا بدل ہے۔اور اس کی ادائیگی شوہر پر فرض ہے۔مہر معجّل بھی نافذ کی جاسکتی ہے اللہ تعالیٰ نے مرد پر یہ فرض کیا ہے کہ نکاح کے بعد جس طرح مہر باندھا گیا ہے۔اس کو اسطرح ادا کرے غیر معجّل ہو تو زندگی کے کسی بھی حصّے میں ادا کر سکتا ہے۔یا پھر طلاق کے بعد اسے لازمی طور پر اسکی ادائیگی کرنی ہوتی ہے۔اگر عورت اپنی مرضی سے اس کو معاف کر دے تو یہ اس کی طرف سے زور زبردستی نہیں کی جاسکتی۔(۳۵)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"عورتوں کے مہر خوش دلی کے ساتھ ادا کرو"۔ (۳۶)

ارشاد باری تعالیٰ:"تو انکے مہر بطور فرض ادا کرو البتہ مہر کی قرارداد ہو جانے کے بعد آپس کی رضامندی سے تمہارے درمیان اگر کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں"۔(۳۶)

حضرت عمرؓ اور قاضی تشریح کا فیصلہ یہ ہے کہ "عورت" نے اپنے شوہر کو پورا مہر یا اس کا کوئی حصّہ معاف کر دیا ہو اور بعد میں وہ پھر اس کا مطالبہ کرنے لگے تو شوہر اس کے ادا کرنے پر مجبور ہو جائے گا کیونکہ اس کا مطالبہ کرنا یا معنی رکھتا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے مہر یا اس کا کوئی حصّہ نہیں چھوڑنا چاہتی"۔(۹)

16۔ طلاق کا حق

اللہ جل شانہ کو معلوم ہے کہ انسان بڑا بے صبرا واقع ہوا ہے۔ وہ اپنی پسند اور معیار کے مطابق عورت کو نا پا کر اسے طلاق بھی دے سکتا ہے۔ اس کے لئے وہ طرح طرح کے بہانے اور الزامات تراش سکتا ہے اس لئے طلاق کی اجازت دیئے ہوئے نہایت حکیمانہ طور پر یہ حکم بھی فرمایا کہ: ''جب طلاق دو اور وہ اپنی مقررہ مدت تک پہنچ جائیں۔ انہیں محبت اور پیار سے رکھو اور کوئی نقصان نہ پہنچاؤ کہ اپنی حدود سے تجاوز کر جاؤ''۔(۳۷)

اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے کا ارادہ ہی کر لو تو خواہ تم نے اسے ڈھیر سا مال ہی کیوں نہ دیا ہو۔ اس میں سے کچھ واپس نہ لینا۔ کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لو گے؟ اور آخر تم اسے کس طرح واپس لو گے۔ جب تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہے۔(۳۶)

جب مرد کی ایک سے زائد بیویاں ہوں اور عورت کو یہ احساس ہو کہ اس کی طرف شوہر کا میلان کم ہے تو ایسی حالت میں مرد اور عورت دونوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے الگ الگ ہدایتیں دی ہیں۔ پہلے عورت کو ہدایت کی جا رہی ہے۔

''اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بے التفاقی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ میاں بیوی حقوق کی کمی بیشی پر آپس میں صلح کر لیں)۔ صلح بہر حال بہتر ہے۔ نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں''۔(۳۶)

''لیکن اگر تم لوگ حسنِ سلوک سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے اس طرزِ عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔ بیویوں کے درمیان قلبی میلان کے اعتبار سے پورا پورا عدل کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے لہٰذا قانون الٰہی کا منشا پورا کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک بیوی کی طرف اسطرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو اِدھر لٹکتا چھوڑ دو۔ اگر تم اپنا طرزِ عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو ایک دوسرے سے الگ ہی ہو جائیں تو اللہ اپنی وسیع قدرت سے ہر ایک کو دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز دے گا۔ اللہ کا دامن بہت کشادہ ہے۔ اور وہ دانا و بینا ہے۔(۳۶)

بالفاظ دیگر شوہر کیساتھ زندگی گزارنا ممکن نظر آئے صلح کی کوئی صورت نہ بن پائے تو بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ عدالت سے خلع حاصل کر کے آزاد ہو جائے۔ (مقالات سیرت النبی ﷺ) ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ حفصہ کو ایک طلاق دی اور پھر ان سے رجوع فرما لیا۔ اس لئے کہ حضرت جبرائیل علیہ اسلام وحی لیکر نازل ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہؓ سے رجوع کر لیجئے وہ بڑی روزہ رکھنے والی بہت عبادت گزار ہیں اور جنت میں بھی آپؐ کی بیوی ہونگی۔(۳۸)

17۔ میراث کا حق

اسلام وہ دین ہے جس میں عورتوں کو وراثت کا بھی حق دیا گیا ہے۔اس کا اعتراف غیر مسلم بھی کرتے ہیں۔ سورۃ النساء میں ارشاد ربانی ہے۔

''تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایات دیتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔اگر دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں لڑکے کا تہائی حصہ دیا جائیگا۔اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔

یہاں مرد کے مقابلے میں عورت کی مالی حیثیت کمزور کر دی گئی ہے۔لیکن اسباب کے کئی پہلو ہیں۔اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ اسلام پورے خاندان کی معاشی و تعلیمی تربیتی ذمہ داری اصلاً مرد پر ڈالتا ہے۔بالخصوص معاشی ذمہ داری جس سے عورت بالکل مستثنٰی ہے۔یہی نہیں بلکہ وہ عورت کا معاشی بار بھی شادی سے پہلے سرپرست کو اور شادی کے بعد خاوند کو اُٹھانے پر مجبور کرتا ہے۔(۹)

اسلام سے پہلے کسی مذہب نے عورت کو اسطرح جائیداد میں حصہ نہیں دیا تھا۔چونکہ مرد اپنے خاندان کی کفالت کا ذمے دار ہے۔مگر شریعت اسلامی کی رو سے عورت کو اپنے باپ شوہر اولاد اور دوسرے قریبی رشتہ داروں سے وراثت ملتی ہے۔''مردوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے۔اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ حصہ اللہ کی طرف سے مقرر ہے''۔ان آیات کی رو سے عورت میراث کی حقدار ہے کیونکہ عورت کو مختلف ذرائع سے جو مال پہنچتا ہے۔اس میں ملکیت اور قبضہ و تصرف کے تمام اختیارات اور حقوق اسے دیئے گئے ہیں۔جن میں مداخلت کرنے کا اختیار نہ اس کے باپ کو حاصل ہے نہ شوہر کو اور نہ ہی کسی اور کو ہے۔(۹)

مشہور تاریخ داں ''جے ایم رابرٹ'' رقمطراز ہے۔''اسلام کا وجود میں آنا متعدد طریقوں سے انقلابی تھا۔مثال کے طور پر اس نے عورتوں کو قانونی حقوق عطا کئے خصوصاً جائیداد میں عورتوں کو حق دیا جو متعدد ممالک میں انیسویں صدی تک انہیں حاصل نہ تھے''۔

مسٹر راجندر شانز کا کہنا ہے کہ:

> ''تاریخی نقطہ نگاہ سے اسلام خواتین کو وراثت دینے میں زیادہ ترقی یافتہ اور آزاد خیال ہے۔یہ حقیقت ہے کہ ہندو خواتین کو جائیداد میں حق تک نہیں دیا گیا تھا۔جبکہ 1956ء میں ہندو کوڈ بل پاس ہوا۔اس کے برعکس اسلام نے یہ حق خواتین کو 1400 سو سال پہلے عطا کیا تھا۔

عورتوں کو جائیداد میں حصہ دینا صرف مسابقت کا مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کی نمایاں حقیقت یہ ہے کہ اس

نے خواتین کو نہ صرف ان کے جائز حقوق دیئے بلکہ ان کو مردوں کے مساوی حقوق دینے میں تمام دنیا کی رہنمائی کی۔ اسلام نے ایک اوراہم عہد ساز مثال قائم کی۔جس کا اثر مغربی معاشروں پر اور بعد میں آنے والی مغربی تہذیب پر بھی مثبت انداز میں پڑا۔ (۳۹)

حوالہ جات

۱۔ثریا بتول،اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ،عنوان:عورت دور قدیم میں،ص،۲۴،۲۶،۲۳

۲۔ثانی،ڈاکٹر محمد حافظ،محسن انسانیت اور انسانی حقوق،دار النساء کراچی،ص ۲۹۹

۳۔سورہ نبی اسرائیل ۱۷ آیت نمبر ۳۱،کتاب ترجمہ القرآن مجید میں مختصر حواشی مترجم:مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی،ادارہ ترجمان القرآن، لاہور،اکتوبر ۲۰۰۲ء،

۴۔ابن کثیر،علامہ عماد الدین،تفسیر ابن کثیر ابن کثیر جلد ۴،مترجم:مولانا محمد صاحب جوناگڑھ خلیل اشرف،دارلاشاعت،کراچی ۲۰۰۲ء،ص:۴۷۷

۵۔تفسیر ابن کثیر ص:۴۳۵

۶۔سورۃ النحل آیت نمبر ۵۹-۵۸

۷۔ابن جنبل،نمبر ۱۹۵۷ء

۸۔علامہ عبد المصطفیٰ ۶ شوال ۱۳۹۹ھ

۹۔شمیمہ محسن،عورت قرآن کی نظر میں،جنوری،فینسی پرنٹ،۱۹۸۳ء،ص ۸۲،۸۶،۸۷،۹۰

۱۰۔حوالہ عورتوں کے حقوق اور ان کے فرائض کتاب مقالات سیرت النبی خواتین کے حقوق وفرائض تعلیمات نبوی کی روشنی میں،پبلیشر شعبہ تحقیق ومراجع وزارت مذہبی امور زکوٰۃ وعشر حکومت پاکستان اسلام آباد ۲۰۰۱ء ۱۴۲۲ھ ص ۲۲،۱،۳۱،۶۴،۲۳۹،۲۴۱

۱۱۔ابو داؤد کتاب الادب ترمذی اور ابن ماجہ سے)سنن ابو داؤد شریف حضرت علامہ وحید الزماں اسلامیا کادمی اُردو بازار لاہور سن اشاعت ۱۹۸۳ء

۱۲۔روزنامہ مقدمہ اپریل ۲۰۰۹ء

۱۳۔ریاض الصالحین،امام محمد بن نودی جلد 1 اردو ص ۱۰-۲۶ ریاض الصالحین جلد اول امام محی الدین ابو زکریا ابن شرف النودی مترجم محمد صادق خلیل ناشر نعمانی کتب خانہ حق اسٹریٹ اُردو بازار لاہور اشاعت ۱۵ اگست ۱۹۷۷ء

☆ ریاض الصالحین، جلد اول، ۲۰۰۵ء، امام محی الدین ابی زکریا یحیٰ بن شرف النودی رحمۃ اللہ علیہ، ترجمہ، مولانا عابد الرحمٰن صدیقی،ادارہ اسلامیات لاہور کراچی، پاکستان ص ۶۵،۱۶۶

۱۴۔کتاب کا نام:منتخب/احادیث تالیف:محمد یوسف کاندھلویؒ:ناشر کتب خانہ)سن اشاعت ۲۰۰۶ دار الاشاعت اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی رائے بریلی ۲۰/ذیقعد ۱۴۱۸ھ

۱۵۔سورۃ نبی اسرائیل آیت ۳۱،۸۶،ص ۳۷،پروفیسر ڈاکٹر حافظ سید ضیاء الدین،عورت قبل اسلام اور بعد اسلام،ص،۷۳،۸۱،۸۶،۹۷

۱۶۔ حوالہ روزنامہ جنگ کراچی جمعہ ۲۷ جون ۲۰۰۸ء ص ۵

۱۷۔ نمبر ۱۷ نمبر ۱۸ SDS -A.F. UN-DD-DFD-SAFWCO

Gender Justice through Musalihat Anjuman Project Sindh صنفی حساسیت

۱۸۔ سورۃ الاحزاب، آیت: ۳۵

۱۹۔ کتاب اسلام عورت اور عصر حاضر" مصنف رخسانہ نکہتلاری اُم ہانی۔ عورت قرآن حکیم کے آئینے میں، ناشر دین ودانش پبلیکیشنز عظیم آباد کالونی پٹنہ۔۶ کتابت عبدالباقی، امام الدین ظفر صادق مطبع بھارت آفسیٹ دہلی۔۶ سن اشاعت ۱۹۸۹ء

۲۰۔ سورۃ البقرہ، آیت: ۲۲۸

۲۱۔ مصنف پروفیسر ڈاکٹر حافظ سید ضیاء الدین عورتوں کے لئے احکامات خداوندی کتاب عورت قبل از اسلام عورت بعد از اسلام ناشر النور ہیلتھ ایجوکیشن ٹرسٹ راحت ایجوکیشن ٹرسٹ سن اشاعت ۱۴ اگست ۲۰۰۶ء، ص ۶۷

۲۲۔ صحیح بخاری، ج ۲، ص: ۷۸۷

۲۳۔ سورۃ النور، آیت: ۴۳

۲۴۔ روزنامہ جنگ، ۳۰ ستمبر ۲۰۰۷ء

۲۵۔ تاریخ اسلام، مولانا اکبر شاہ خان آبادی جلد ا نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۹۸ء

۲۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ

۲۷۔ مستدرک حاکم

۲۸۔ صحیح بخاری، ماخوذ از روزنامہ جنگ، ۹ مئی ۲۰۰۸ء، ص ۲

۲۹۔ ڈاکٹر محمود الرحمٰن سرچشمہ سنڈے جنگ میڈو ے میگزین ۱۳ مئی ۲۰۱۲ء مصنف ڈاکٹر حافظ محمد ثانی

۳۰۔ ابن حنبل، نمبر ۶۹، ۲۴

۳۱۔ ابن ماجہ، نمبر ۷۳، ۱۸

۳۲۔ سورۃ آل عمران: ۱۸۹

۳۳۔ الروم: ۲۱

۳۴۔ مشکوۃ، ج ۲، ص ۲۸۵ مجتبائی

۳۵۔ بہشتی زیور، حصہ چہارم باب دوم عنوان نکاح کا بیان مصنف حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی خان مکتبہ عمر فاروق شال فیصل کالونی ایڈیشن، صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مارچ ۲۰۰۷ء طابع زم زم پرنٹنگ پریس کراچی، ص ۳، ۴، ۳۰۳

۳۶۔ واعظ حسنہ نمبر ۷ خوش گوار ازدواجی زندگی قرآن وسنت کی روشنی میں مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب ناشر کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی پاکستان ۱۹۹۰ء

۳۷۔ ☆ سورۃ النساء، آیت ۴، ۱۲۸، ۱۳۰

سورۃ البقرہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۳۱، سورۃ نمبر ۲ آیت ۲۲۹، ص ۳۷

۳۸۔ طبرانی، ماہنامہ تدریس القرآن کراچی، جمادی الثانی ۱۴۳۳ ہجری مئی ۲۰۱۲ء ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن ۱۹۶۹ء مئی ۲۰۱۲ء، مدیر اعلیٰ حاجی

شیخ محمد تقی رفیع شمسی نگران محمد یونس مرکزی دفتر اندرون عالمگیر مسجد عالمگیر روڈ بہادر آباد، کراچی ۷۴۸۰۰

۳۹۔روز نامہ جنگ، ۲۵ جولائی ۲۰۰۸ء

☆سنن ابی داؤد جلد 1 امام ابوداؤد مترجم مولانا اور احمد قاسمی صفحہ نمبر ۵۵۰ دارالاشاعت کراچی نمبر ۱۹۹۴ء، حوالہ عورت قبل از اسلام وبعد از اسلام قبل ضیاء الدین سید حافظ، ص ۸۱، ۹۷

☆صحیح بخاری جلد سوم، محمد بن اسماعیل بخاری، مترجم مولانا ظہیر الباری، قبل از اسلام نمبر ۸۶ .

☆روز نامہ امن کراچی جمعہ ۲۵ فروری ۲۰۱۱ء

☆حقوق نسواں مصنف مولوی سید مختار علی صاحب، دارالاشاعت پنجاب مطبع رفاہ عام ۱۸۹۸ء

☆امام مالک باب نمبر ۸۴ سے ماخوذ مصنف امام مالک: پبلشر سلیم اللہ خان کراچی مکتبہ فاروقیہ